وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾

الجزء 10

اب یہ حکم جان لو جنگ سے جو مالِ غنیمت تمہیں ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول --- دین کے نظام --- کے نفاذ کے لیے قائم کردہ مملکت کے لیے ہوگا جو اپنے ضروری اخراجات کے بعد باقی جنگ میں حصّہ لینے والوں اور شہید ہو جانے والوں کے اقرباء کے لیے، معاشرے میں بے سہارا رہ جانے والوں کے لیے اور، مملکت میں زادِ راہ کم پڑ جانے والے مسافروں اور اُن لوگوں کے لیے ہوگا جن کا کاروبار رک گیا ہو۔ اگر تم اللہ پر اور ان احکام پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے عبد یعنی رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اس دن نازل کیے تھے جب دو جماعتیں بدر کے میدان میں ایک دوسرے کے مقابلے میں اتریں اور جس دن حق باطل سے نکھر کر متمیّز ہو گیا تھا، تو تم ذرا بھی اس تقسیم کو تسلیم کر لینے میں متامّل نہ ہوگے۔ اور اللہ نے ہر چیز کے لیے قوانین نافذ کر رکھے ہیں۔ (41)

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَالرَّکْبُ اَسْفَلَ مِنْکُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَلٰکِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ لِّیَهْلِکَ مَنْ هَلَکَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۙ﴿۴۲﴾

جس وقت تم وادی کے نزدیکی ناکے اور دشمن، وادی کے دوسرے دور کے ناکے پر تھا اور شام سے لوٹنے والا تجارتی قافلہ تم سے نشیب میں جا رہا تھا۔ اگر تم دشمن کے دونوں گروہوں سے جنگ کے بارے میں فیصلہ کرنے میں لگ جاتے کہ جنگ کہاں اور کس جگہ کی جائے تو تم میں ضرور اختلاف ہو جاتا۔ لیکن یہ مقابلہ بس، ہو گیا

تا کہ اللہ کے نزدیک جو کام ہو کے رہنا تھا، اس کا فیصلہ ہو جائے اور یہ بات اس دلیل کے ساتھ ثابت ہو جائے کہ جسے زندہ رہنا ہے، اس میں زندہ رہنے کی قوّت وصلاحیّت تھی اور جس میں یہ صلاحیّت نہیں تھی، اسے ہلاک ہونا ہی تھا۔ اور اللہ ہر بات کو سن رہا اور جان رہا ہوتا ہے۔ (42)

اِذْ یُرِیْکَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۴۳

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! غور کرو، جب اللہ نے تجھے خواب میں دشمن کی تعداد تھوڑی دکھلائی۔ اگر تمہیں ان کی تعداد کثرت میں دکھاتا تو تم ضرور ہمّت ہار جاتے اور تم اس امر میں جھگڑنے لگ جاتے کہ دشمن سے مقابلہ کیا جائے یا نہ۔ لیکن اللہ نے تمہیں اس مخمصے سے محفوظ رکھا کہ مقابلہ کریں کہ نہ کریں۔ اللہ کو تو تمہارے سینوں میں چھپی باتوں کا بھی علم ہوتا ہے۔ (43)



وَاِذْ یُرِیْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا وَّیُقَلِّلُكُمْ فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴۴ ع 5 7 1

جب تم دشمن کے سامنے آئے تو تمہیں دشمن کو تمہاری نظروں میں کم کر کے دکھایا اور ان کو تمہاری تعداد تھوڑی دکھائی تا کہ وہ فیصلہ ہو جائے جو ہو کر رہنا تھا۔ اور تمام امور کے فیصلے اللہ کے قانون کی طرف ہی refer ہوتے ہیں۔ (44)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۴۵

اے اہلِ ایمان! جب تمہارا مقابلہ دشمن کے گروہ سے ہو جائے تو ثابت قدم رہا کرو اور اللہ کے قوانین کو پوری

قوّت سے غالب رکھو تا کہ تم مقصد پیشِ نظر میں کامیاب ہو جاؤ۔ (45)

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ وَاصۡبِرُوۡا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ‌ۚ ﴿۴۶﴾

اور اللہ اور رسول --- دین کے نظام --- کی اطاعت کرتے رہو اور آپس میں لڑنے جھگڑنے نہ لگ جایا کرو کہ اس طرح تم پست ہمّت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ تم ثبات واستحکام سے کام لیا کرو۔ اللہ کا قانون یقیناً، ایسے لوگوں کا ساتھ دیتا ہے جو ایسے مواقع پر پائے ثبات میں لغزش نہیں آنے دیتے۔ (46)

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ‏ ﴿۴۷﴾

اور دیکھنا، تم ان اپنے مخالفین، ابوجہل اور ان کے ساتھیوں کی طرح نہ ہو جانا جو جنگ کے لیے نکلے تو لوگوں کو دکھاوے کے لیے اور اِتراتے ہوئے کہ مقصد اس گھمنڈ سے یہ تھا کہ لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف آنے سے روکیں حال آں کہ اللہ کا قانون ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (47)

وَاِذۡ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَـكُمُ الۡيَوۡمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىۡ جَارٌ لَّـكُمۡ‌ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الۡفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيۡهِ وَقَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ اِنِّىۡۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوۡنَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ‌ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ‏ ﴿۴۸﴾ ع 6/4/2

جب دین کے نظام کے ایک مخالف سرغنے نے کفّار کے مقاصد اور حربی حکمتِ عملی کو ان کی نظروں میں پسندیدہ قرار دیا اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دن انسانوں میں سے تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور میں تمہارا مددگار ساتھی ہوں۔ لیکن، جب دونو گروہ آمنے سامنے نمودار ہوئے تو الٹے پاؤں بھاگ

کھڑا ہوا یہ کہتے ہوئے کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ جو کچھ میں تصور میں دیکھ رہا ہوں، تم نہیں دیکھ سکتے۔ میں اللہ کے قوانین کی نتیجہ خیزی سے خوف کھا رہا ہوں۔ اللہ کے قوانین سخت سزا دیں گے۔ (48)



اِذۡ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِیۡنُهُمۡ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۴۹﴾

تصوّر میں لایے وہ لمحات جب منافقین اور ان لوگوں نے جن کے قلب میں منافقت کا روگ تھا، کہا کہ ان مومنین کو ان کے دین نے Mislead، Delude کیا ہوا ہے۔ حال آں کہ جو اللہ کے قوانین پر بھروسا کرتا ہے اللہ کے قوانین اسے دھوکا نہیں دیتے۔ اللہ کے قوانین سرتا سر مبنی بر حکمت ہیں اور وہی غالب رہا کرتے ہیں۔ (49)

وَلَوۡ تَرٰۤی اِذۡ یَتَوَفَّی الَّذِیۡنَ کَفَرُوا ۙ الۡمَلٰٓئِکَةُ یَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ ۚ وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِیۡقِ ﴿۵۰﴾

اور اگر تم ان کی وہ حالت دیکھ سکتے جب ملائکہ اِن کفّار کو اُن کے چہروں اور پشتوں پر مارتے جاتے تھے اور یہ کہتے ہوئے ان کو موت دے رہے تھے کہ اب جلا کر تباہ کر دینے والے عذاب کا مزہ چکھو۔ (50)

ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿ۙ۵۱﴾

کیوں کہ تمہارے اعمال ہی ایسے ہیں ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر ہرگز ظلم کرنے والا نہیں۔ (51)

کَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۵۲﴾

آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کی رَوِش کے مطابق انہوں نے بھی اللہ کی آیات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ اللہ نے ان کے جرائم کے باعث ان کی گرفت کر لی۔ اللہ زبردست قوّتوں کا مالک ہے اور سزا دینے میں سخت

بھی۔ (52)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾

کیوں کہ اللہ کسی قوم سے اُن نُعما کو جو اُس نے ارزانی کی ہوتی ہیں اُس وقت تک واپس نہیں لیتا جب تک وہ قوم اپنے اندر ایسی نفسیاتی تبدیلی نہ لے آئے جس سے ان نعمتوں کا استحقاق ختم ہو جائے۔ اللہ ہر بات کو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔ (53)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾

آلِ فرعون اور ان سے پہلی اُمّتوں کے طرزِ عمل کی مانند ان لوگوں نے بھی اپنے ربّ کی آیات کو جھٹلایا۔ لہٰذا، ہمارے قانونِ مکافات نے ان کے جرائم کے باعث انہیں ہلاک کر ڈالا اور آلِ فرعون کو غرق کر دیا۔ یہ سب ہی سرکش اور قانون شکن تھے۔ (54)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾

اللہ کے نزدیک بدترین خلائق وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی مستقل اقدارِ وحی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ (الانفال 8:22)۔ یہ ان پر ایمان لانے والے ہیں ہی نہیں۔ (55)

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾

یہ ایسے لوگ ہیں جن سے آپ نے معاہدہ کیا مگر یہ ہر بار اسے توڑ دیتے ہیں۔ اور یہ عہد شکنی کے مضمرات سے ذرا نہیں ڈرتے۔ (56)

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

جب تم انہیں جنگ میں اپنے مقابلے میں پاؤ تو ایسا مزہ چکھاؤ کہ جو لوگ اسی مقصد کے لیے ان کے پیچھے آ رہے ہیں، وہ ان کی حالت دیکھ کر عبرت پکڑیں اور خود

بخود بھاگ جائیں۔ (57)

ع 7 10 3 وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۟

اور جب تمہیں کسی قوم کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزی کا ڈر ہو تو انہیں برابری کی بنیاد پر مطّلع کر دو کہ اعتبار نہ رہنے کی بنا پر معاہدہ ایک طرف ڈال دیا گیا ہے یعنی کالعدم ہے۔ اللہ عہد میں دھوکا دینے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (58)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۟

اور کفّار یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اللہ کے قانون سے بچ کر آگے نکل جائیں گے بلکہ وہ قانون کو شکست نہیں دے سکتے۔ (59)

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۟

اور جس حد تک بھی تم سے ہو سکے تم سرحدوں پر Cavalry اور حربی قوّت کو مجتمع رکھا کرو تا کہ تم ان سے، اپنے اور دین کے نظام کے دشمنوں کو اور ان کے علاوہ دوسرے دشمنوں کو جن کو تم نہیں جانتے، خائف رکھو۔ اللہ کو ان کا علم ہے۔ اللہ کی راہ میں جو کچھ بھی تم مال و ذرائع خرچ کرو گے، اس کا بدل تمہیں پورا پورا دے دیا جائے گا اور اس میں ذرا بھی کمی نہیں کی جائے گی۔ (60)

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۟

اور اگر وہ صلح و امن پسندی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ اور اللہ کے قوانین پر بھروسا رکھو۔ وہ یقیناً سن رہا اور جان رہا ہوتا ہے۔ (61)

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ

اور اگر وہ تمہیں دھوکا دینے کا ارادہ کریں تو اللہ تمہاری

الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

مدد کے لیے کافی ہے۔ وہی ہے جس نے تمھیں، اور مومنین کو اپنی مدد سے تقویّت بخشی۔ (62)

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾

اُس نے ان مومنین کے دلوں میں باہم الفت پیدا کردی (اٰلِ عمرٰن 103:3)۔ اگر (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تُو زمین کے سارے مال وذرائع بھی صرف کردیتا تو بھی ان کے دلوں کو ہم آہنگ نہ کرسکتا۔ البتہ اللہ نے ان میں باہم پیوستگی پیدا کردی۔ وہ صاحبِ حکمت اور غالب ہے۔ (63)

ع 8 6 4 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ع

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! اللہ تیرے لیے اور تیری اتّباع کرنے والے مومنین کے لیے کافی ہے۔ (64)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَي الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان مومنین کی کمیوں اور کمزوریوں کو اپنی تربیّت سے دور کرکے جہاد کے لیے تیار رکھو۔ اگر تم میں بیس افراد بھی استقامت اور ثابت قدمی دکھانے والے ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سو ثابت قدم اور جم جانے والے ہوں گے تو وہ کفّار کے ایک ہزار افرد پر غالب رہیں گے کیوں کہ یہ لوگ محسوسات کے مشاہدہ سے نتائج اخذ کرکے مجرّد حقائق Abstract truths کو سمجھنے کی اہلیّت ہی نہیں رکھتے۔ (65)

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ

تعداد اور سامانِ حرب میں کمی کے پیشِ نظر، اللہ نے ایک اور دس کی Ratio میں کمی کردی ہے۔ لہٰذا، اب

مِّنۡکُمۡ اَلۡفٌ یَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفَیۡنِ بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۶۶﴾	نسبت یہ رہے گی کہ تم میں سو مومنین ثابت قدم اور مستقل مزاج ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب ہوں گے۔ اور گر تم میں ایک ہزار ان صفات کے حامل ہوں گے تو وہ اللہ کے قانون کے مطابق دو ہزار کفّار پر غالب رہیں گے۔ اور اللہ تو ان کا ساتھ دیتا ہے جو مقابلے کے وقت جم جائیں اور پائے استقامت میں لغزش نہ آنے دیں۔ (66)
مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہٗۤ اَسۡرٰی حَتّٰی یُثۡخِنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ تُرِیۡدُوۡنَ عَرَضَ الدُّنۡیَا ٭ۖ وَ اللّٰہُ یُرِیۡدُ الۡاٰخِرَۃَ ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۶۷﴾	کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ دشمن کے آدمیوں کو محض فدیہ کے مقصد کے لیے قیدی بنائے جب تک کہ وہ مملکت میں دشمن کی قوّت کو توڑ کر، اسے اس طرح بے دست و پا نہ بنادے کہ وہ مخالفت کے قابل نہ رہے (محمد 47:4)۔ تم قیدیوں کے عوض فدیہ کی صورت میں مفادِ عاجلہ چاہتے ہو حال آں کہ اللہ تمہارے لئے آخرت کی منفعتیں چاہتا ہے۔ اللہ غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔ (67)
لَوۡ لَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمۡ فِیۡمَاۤ اَخَذۡتُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۶۸﴾	اگر رُو بعمل نہ آنے والے ارادوں سے درگزر کرنے کا قانون پہلے سے نافذ نہ ہوتا تو جو کچھ بطور فدیہ تم لینا چاہتے تھے، اسی کے باعث تم سخت سزا میں ماخوذ ہو جاتے۔ (68)
فَکُلُوۡا مِمَّا غَنِمۡتُمۡ حَلٰلًا طَیِّبًا ۫ۖ وَّ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۶۹﴾ ع	جنگ میں حاصل کئے ہوئے مالِ غنیمت میں سے کھاؤ جو تمہارے لیے طیّب بھی ہے اور حلال بھی اور اللہ کے

قوانین کو زندگی کے ہر گوشے میں پیشِ نظر رکھا کرو۔
اللہ کے قوانین میں حفاظت بھی ہے اور انسانی ذات
کے لئے نشو ونما بھی۔ (69)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّمَنۡ فِیۡۤ اَیۡدِیۡکُمۡ مِّنَ الۡاَسۡرٰۤی ۙ اِنۡ
یَّعۡلَمِ اللّٰهُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ خَیۡرًا یُّؤۡتِکُمۡ خَیۡرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ ع 9 5
مِنۡکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ 5

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! جو قیدی تمہارے قبضے میں
ہیں ان پر واضح کر دے کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں
مومنین کے متعلّق مثبت Positive سوچ دیکھے گا تو
جو فدیہ تم سے لیا گیا ہے، رہا کرتے وقت اس سے بہتر
تمہیں عطا کر دے گا اور تمہاری غلطیوں کے مُضر
اثرات سے حفاظت بھی دے گا۔ اللہ تو حفاظت اور
انسانی ذات کے لیے سامانِ نشو ونما عطا کرنے والا
ہے۔ (70)

وَاِنۡ یُّرِیۡدُوۡا خِیَانَتَکَ فَقَدۡ خَانُوا اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ
فَاَمۡکَنَ مِنۡهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ۝

اور اگر یہ فدیہ یا احساناً رہائی کے بعد تجھے دھوکا دینے کا
ارادہ کریں تو حیرت کی بات نہیں۔ یہ اس سے پہلے بھی
اللہ کے ساتھ عہد شکنی کی کوشش کر چکے ہیں مگر اللہ نے
ان پر تمہیں غلبہ دے دیا تھا۔ اللہ دلوں میں پوشیدہ
باتوں کو جانتا ہے اور صاحبِ حکمت ہے۔ (71)

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ
وَاَنۡفُسِهِمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِکَ
بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یُهَاجِرُوۡا
مَا لَکُمۡ مِّنۡ وَّلَایَتِهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوۡا ۚ
وَاِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ فَعَلَیۡکُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰی قَوۡمٍۭ
بَیۡنَکُمۡ وَبَیۡنَهُمۡ مِّیۡثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ۝

جو لوگ وحئ الٰہی پر ایمان لائے، اللہ کے دین کی خاطر
اپنے گھروں سے ہجرت کی اور اپنے مال اور جانوں
کے ساتھ جہاد کیا اور جنھوں نے ان کو پناہ دی اور ان کی
مدد کی، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں
البتہ جو لوگ ایمان تو لائے مگر دین کی خاطر ہجرت نہیں

کی تو ان کی اعانت ورفاقت کی تم پر کوئی ذمہ داری نہیں تا آں کہ وہ بھی ہجرت کر کے تمہاری مملکت میں نہ آملیں اور اگر وہ دین کے سلسلے میں تم سے مدد کے طلب گار ہوں تو ان کی مدد کرنا تمہارا فرض ہے ماسوائے اس قوم کے خلاف جس کے ساتھ تمہارا باہمی معاہدۂ صلح ہو۔ اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ (72)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ
تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝73

کفّار تو ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہوتے ہیں لہٰذا اگر تم نے مدد طلب کرنے والوں کی دین کے حوالے سے مدد نہ کی تو زمین میں فتنہ وفساد بہت زیادہ پھیل جائے گا۔ (73)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝74

اور جو لوگ مستقل اقدار پر ایمان لائے، دین کے نظام کے استحکام کی خاطر لڑے اور اس مقصد کے لیے اپنے گھروں تک کو چھوڑ دیا اور، جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور ان کی مدد کی، یہ سب سچّے مومن ہیں۔ ان کے لیے حفاظت اور رزقِ باشرف ہے۔ (74)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ
فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ
فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝75 ع 10 6 6

اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور دین کی خاطر وطن چھوڑا اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا تو وہ بھی تم میں سے ہی ہیں۔ البتہ وراثت کے سلسلے میں اللہ کے قانون کے مطابق رشتہ دار Blood Relatives ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں۔ اللہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔ (75)

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ (٩)

اٰیاتُہا ۱۲۹ — رُکُوعاتُہا ۱۶

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١

اے اہلِ ایمان! جن مُشرکینِ عرب سے تم نے معاہدۂ امن وصلح کیا تھا، اس کو انہوں نے توڑ دیا ہے۔اب اللہ اور اس کا رسول --- دینی مملکت --- اس معاہدۂ صلح سے لاتعلّق اور آزاد ہے۔ (1)

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝٢

اب تم مشرکین، چار ماہ تک مملکت میں رہو سہو۔ اس دوران اگر تم طرزِ عمل درست کرلو تو ٹھیک، ورنہ جان لو کہ تم دین کے نظام کو بے بس نہیں کر سکتے۔ بلاشبہ یہ کفّار نظام کے ہاتھوں رُسوا اور ذلیل ہو کر رہیں گے۔ (2)

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣

حج کے عظیم اجتماع کے دن اللہ اور رسول --- دینی مملکت --- کی طرف سے ساری انسانیّت کے لیے یہ اعلان ہے کہ اللہ اور اس کا رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم مشرکین کے ساتھ کیے گئے معاہدے سے لاتعلّق ہیں۔ اگر تم مشرکین اپنا طرزِ فکر و رَوشِ زندگی درست کر لو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر تم بدستور رُوگردانی کیے رہو تو یہ جان لو کہ تم اللہ کے دین کے نظام کو زیر دست نہیں کر سکتے۔ اقدارِ وحی کے منکروں کو دردناک عذاب کی نوید دے دو۔ (3)

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا

البتہ جن مشرکین نے تم سے معاہدۂ صلح کیا اور انہوں نے

وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ
مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾

معاہدے کی پاسداری میں کسی قسم کی کمی نہیں کی اور نہ ہی تمہارے خلاف کسی کی مدد کی، تو ان سے کیے گئے معاہدۂ صلح کو مقرّرہ مدّت تک مکمّل کرو۔ بلاشبہ اللہ معاہدات کی پابندی کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (4)



فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ
وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ
كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥﴾

جب حُرمت کے مہینے گزر جائیں تو ان مشرکین سے، جہاں پاؤ، مصروفِ جنگ ہو جاؤ۔ انہیں پکڑ لو اور انہیں محصور کر لو اور ہر طرف سے ان کی گھات میں رہو۔ اگر یہ طرزِ عمل درست کر لیں اور تمہارے ساتھ یہ دین کے نظام کے قیام اور نظام کے ذریعے دوسرے انسانوں کو زکوۃ---- سامانِ نشوونما بہم پہنچانے میں شامل ہو جائیں تو ان سے تعرّض نہ کرو۔ یقیناً اللہ کے دین کا نظام ایسے افراد کے لیے حفاظت اور ذات کی نشوونما کا سامان رکھتا ہے۔ (5)

وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ
ع 1 6 7 يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا
يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾

اور مشرکین میں سے اگر کوئی تم سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔ پھر اسے اس کے جائے پناہ تک پہنچا دو۔ اس لیے کہ یہ ایسی قوم ہے جو اللہ کے قوانین سے بے بہرہ ہے۔ (6)



كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ
إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا
لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٧﴾

ان مشرکین سے یہ بات کیسے ممکن ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول--- دینی مملکت--- سے کیے گئے معاہدۂ صلح کی پابندی کریں ماسوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ تم نے مسجد الحرام کے پاس معاہدہ کیا ہے۔ اگر وہ

تم سے معاہدہ کو استوار رکھیں تو تم بھی ان سے معاہدے کو مستحکم رکھو۔ یقیناً اللہ عہد کی پاسداری کرنے والوں سے محبّت رکھتا اور ان کی مضمر صلاحتیّوں کی نمود کرتے ہوئے ان کے اعمال کو نتیجہ خیز بنا دیتا ہے۔ (7)



كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾

مگر ان سے عہد کیا ہو جن کی کیفیّت یہ ہے کہ اگر یہ تم پر غالب آ جائیں تو نہ یہ کسی ناطے کا لحاظ کریں نہ کسی عہد و پیمان کا۔ صرف زبانی تمہیں خوش کرنے کی باتیں کرتے ہیں حال آں کہ ان کے دل پھرے ہوئے ہیں۔ اور ان کی اکثریّت فاسق ---- دائرہ حق سے باہر نکل جانے والی ہے۔ (8)

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾

اس طرح یہ اللہ کی آیات کی خلاف ورزی کر کے آخرت کی منفعتوں کی نسبت حقیر سے دنیاوی مفادات حاصل کرتے ہیں اور لوگوں کو دین کے راستے کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔ جو کچھ یہ کر رہے ہیں، نتائج کے لحاظ سے بہت برا ہے۔ (9)

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾

یہ کسی صاحبِ ایمان کے سلسلے میں کسی ذمّہ داری یا رشتہ داری کا خیال تک نہیں کرتے۔ یہی لوگ سرکش اور حدود شکن ہیں۔ (10)

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾

اگر یہ توبہ کر کے غلط طرزِ زندگی چھوڑ کر صحیح راستے پر آ جائیں تو دین کے حوالے سے یہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں۔ سمجھ رکھنے والوں کے لیے ہم اپنی آیات واضح کر

کے بیان کر رہے ہیں۔ (11)

وَاِنۡ نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ وَطَعَنُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّةَ الۡكُفۡرِ‌ ۙ اِنَّهُمۡ لَاۤ اَيۡمَانَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَنۡتَهُوۡنَ ﴿۱۲﴾

اور اگر یہ معاہدہ کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین کے خلاف طعن و تشنیع کریں اور عیب نکالیں تو ان کی قسموں کا کیا اعتبار؟ تو ان کفر کے سرغنوں سے جنگ کرو تا کہ یہ سرکشی اور عہد شکنی سے باز آجائیں۔ (12)

اَلَا تُقَاتِلُوۡنَ قَوۡمًا نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ وَهَمُّوۡا بِاِخۡرَاجِ الرَّسُوۡلِ وَهُمۡ بَدَءُوۡكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ‌ ؕ اَتَخۡشَوۡنَهُمۡ‌ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشَوۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳﴾

جنہوں نے اپنے معاہدوں کو توڑا اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو وطن سے نکالنا چاہا اور تم سے لڑنے کی خاطر پہلے ابتداء بھی کی تو تم ان لوگوں سے کیوں جنگ نہیں کرو گے؟ کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو حال آں کہ اگر تم مومن ہو تو تمہیں صرف اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی سے ڈرنا چاہیے۔ (13)

قَاتِلُوۡهُمۡ يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ بِاَيۡدِيۡكُمۡ وَيُخۡزِهِمۡ وَيَنۡصُرۡكُمۡ عَلَيۡهِمۡ وَيَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۙ ﴿۱۴﴾

ان سے جنگ کرو۔ اللہ تمہارے ہاتھوں انہیں سزا دے گا اور انہیں ذلیل کرے گا اور تمہیں ان پر غالب کر دے گا اور مومنین کے دلوں کو Relief عطا فرمائے گا۔ (14)

وَيُذۡهِبۡ غَيۡظَ قُلُوۡبِهِمۡ‌ ؕ وَيَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۵﴾

اور ان کے دلوں کو کفّار کی جانب سے پہنچنے والا کرب اور بے چینی دور فرما دے گا اور جو چاہے گا، اللہ اس کی طرف اپنی رحمت سے متوجّہ گا۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔ (15)

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تُتۡرَكُوۡا وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جٰهَدُوۡا

کیا تم خیال کرتے ہو کہ یوں ہی بغیر کچھ کیے چھوڑ دیے

2 ع 10 8 مِنۡكُمۡ وَلَمۡ يَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوۡلِهٖ وَلَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَلِيۡجَةً ‌ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝١٦

جاؤ گے حال آں کہ ابھی تک اللہ نے پہچان ہی نہیں کرائی کہ تم میں سے کون جہاد میں شریک ہوا اور سوائے اللہ، اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور مومنین کے، کسی کو اپنا دوست اور راز دار نہیں بنایا۔ اللہ کو تو تمہارے سب اعمال کی خبر ہوتی ہے۔ (16)

مَا كَانَ لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ اَنۡ يَّعۡمُرُوۡا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيۡنَ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ بِالۡكُفۡرِ‌ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ۖۚ وَفِى النَّارِ هُمۡ خٰلِدُوۡنَ ۝١٧

وہ مشرک جو اپنے کفر کے خود ہی شاہد ہوں انہیں یہ زیب ہی نہیں دیتا کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ ان کے تو اعمال ہی ضائع ہو چکے اور بے نتیجہ اعمال کی محنت کے رائیگاں جانے کا درد اور الم بھی ہوا۔ اور ہمیشہ جہنّم کی آگ میں رہیں گے۔ (17)

اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ‌ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝١٨

اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں جن کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہو اور جو دین کا نظام قائم کریں جس میں افرادِ معاشرہ اللہ کے قوانین کا اتباع کرتے چلے جائیں اور زکوٰۃ ---- سامانِ نشو و نما بہم پہنچائیں اور اُن تمام موانعات کو دور کر دیں جو افرادِ معاشرہ کی ذات کی نشو و نما میں حائل ہوں اور وہ اللہ کے قوانین و احکام کی خلاف ورزی کے نتائج کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ لازم اور یقینی ہے کہ ایسے لوگ راہِ ہدایت سے بہرہ مند ہو جائیں۔ (18)

اَجَعَلۡتُمۡ سِقَايَةَ الۡحَآجِّ وَعِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ كَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ لَا

کیا تم نے حجاج کو پانی پلانا اور مسجد الحرام کی Maintenance کو اُس شخص کے عمل کے برابر

يَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۘ‏ ﴿19﴾

سمجھ لیا ہے جو اللہ کے قوانین اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ کے دین کی خاطر جہاد کرتا ہے۔ اللہ کے نزدیک، یہ دونو عمل برابر نہیں۔ظالمین--- جو لوگ اللہ کے احکام کی جگہ اپنی ترجیحات کو مقدّم رکھتے ہیں، وہ اللہ کے یہاں سے ہدایت نہیں پا سکتے۔(19)

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ۙ اَعۡظَمُ دَرَجَةً عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ‏ ﴿20﴾

جو لوگ مستقل اَقدارِ وحی پر ایمان لائے اور دین کے Cause کی خاطر وطن چھوڑا اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کے دین کی خاطر جہاد کیا، اللہ کے یہاں ان کے بلند درجات ہیں اور وہی لوگ فائز و کامران ہیں۔(20)

يُبَشِّرُهُمۡ رَبُّهُمۡ بِرَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَرِضۡوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمۡ فِيۡهَا نَعِيۡمٌ مُّقِيۡمٌ ۙ‏ ﴿21﴾

ان کا ربّ انہیں اپنی رحمت اور ان کی محنتوں کے ان نتائج سے ہم آہنگ ہو جانے کی بشارت دیتا ہے اور جنّت کے ان باغات کی بھی خوش خبری دیتا ہے جن میں دائمی نعمتیں ہیں۔(21)

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ‏ ﴿22﴾

ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔یقیناً اللہ کے یہاں اجرِ عظیم ہے۔(22)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَكُمۡ وَاِخۡوَانَكُمۡ اَوۡلِيَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡـكُفۡرَ عَلَى الۡاِيۡمَانِ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ‏ ﴿23﴾

اے اہلِ ایمان! اگر تمہارے باپ اور بھائی بھی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو انہیں اپنا حامی و مدد گار نہ سمجھو۔تم میں سے جو کوئی انہیں مددگار و دم ساز بناتا ہے تو ایسے ہی لوگ اللہ کے حکم سے سرکشی کرنے والے ہیں۔(23)

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ
وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَاَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ
كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ
بِاَمۡرِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ع ۲۴ ع 3 8 9

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کر دے کہ تمہارے باپ دادا، تمہارے بیٹے پوتے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے خاندان کے لوگ اور وہ مال جو تم کماتے جمع کرتے ہو اور کاروبار جس کے مندا پڑ جانے کا تمہیں خوف رہتا ہے اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں، اگر تمہیں اللہ، اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور جہاد فی سبیل اللہ کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہیں تو اُس وقت کا انتظار کرو جب اللہ کی طرف سے تمہاری اس سوچ اور طرزِ عمل کے نتائج کا حکم آجائے۔ فاسقین ---- دین کے Pattern سے باہر نکل جانے والوں --- کو اللہ کے یہاں سے ہدایت نہیں ملا کرتی۔ (24)

لَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِىۡ مَوَاطِنَ كَثِيۡرَةٍ ‌ۙ وَّيَوۡمَ حُنَيۡنٍ‌ ۙ اِذۡ
اَعۡجَبَتۡكُمۡ كَثۡرَتُكُمۡ فَلَمۡ تُغۡنِ عَنۡكُمۡ شَيۡـًٔا وَّضَاقَتۡ
عَلَيۡكُمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ ثُمَّ وَلَّيۡتُمۡ مُّدۡبِرِيۡنَ‌ۚ ۲۵

جنگ کے اکثر مواقع پر اللہ نے تمہاری مدد فرمائی۔ اور جنگِ حُنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اِترا گئے تھے مگر وہ تمہارے کسی کام نہ آئی اور زمین اپنی فراخی کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی تھی اور تم پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ (25)

ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ
وَاَنۡزَلَ جُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡهَا‌ ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ ؕ
وَذٰ لِكَ جَزَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ‏ ۲۶

پھر اللہ نے اپنے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور مومنین کے دلوں میں سکون پیدا کر دیا (آلِ عمران 126:3، الانفال 10:8) اور ایسے لشکر اتارے جنہیں تم دیکھ نہیں پاتے تھے (التوبہ 40:9) اور کفّار کو عذاب سے دوچار کر دیا۔ دین کی اقدار سے انکار کرنے والوں کی

سزا ایسی ہی ہوتی ہے۔ (26)

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿27﴾

پھر جو شخص چاہے، اللہ کا قانون اس کی طرف خوشگوار نتائج و برکات لیے متوجّہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (27)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿28﴾

اے اہلِ ایمان! مشرکین، قلب و نگاہ کی ناپاکی اور آلودگی کے حامل ہیں۔ لہٰذا، اس سال (9 ہجری) کے بعد یہ مسجد الحرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں۔ اگر تمہیں زائرین کی کمی کی وجہ سے کاروبار میں مفلسی کا ڈر ہے تو اللہ اپنے قانونِ مکافات کے مطابق، تمہیں جلد ہی اپنے فضل سے غنی کردے گا۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے اور اپنے ہر حکم کی غرض و غایت اور حکمت بھی جانتا ہے۔ (28)

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿29﴾ ع

ع 4/5/10

اہلِ کتاب میں سے جو اللہ پر، یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جن امور سے اللہ اور اس کا رسول --- دین کا نظام --- روکتا ہے، ان سے رکتے نہیں اور نہ دینِ حق کی فرماں پذیری اختیار کرتے ہیں، ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ پُر امن رعایا کی حیثیت سے محکوم بن کر رہنا قبول کریں اور امن اور حفاظت کے بدلے میں، جو دین کا نظام انہیں مہیّا کرے گا، جزیہ دینے پر تیار ہو جائیں۔ (29)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ

یہود کہتے ہیں کہ عُزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصارٰی کہتے

ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٣٠

ہیں کہ عیسیٰ علیہ السّلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے کہنے کی باتیں ہیں۔ یہ اُن ہی جیسی بات کرتے ہیں جنہوں نے اِن سے پہلے کفر کی راہ اختیار کی تھی۔ اللہ انہیں غارت کرے۔ یہ کدھر بہکے پھرتے ہیں۔ (30)

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣١

انہوں نے علماء اور مشائخ کو اور مسیح ابنِ مریم علیہا السّلام کو اللہ کے سوا اپنے ربّ بنا لیا ہے۔ حال آں کہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ صرف اِلٰہِ واحد کی محکومیّت اختیار کریں۔ اس کے علاوہ اور کوئی ایسی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے اقتدار کا غلبہ قبول اور جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ جو شرک یہ اللہ سے کر رہے ہیں، وہ ان غلط نظریات سے بہت بعید وارفع ہے۔ (31)

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٣٢

یہ اللہ کے نور، دین کو پھونکوں سے with futile efforts بجھانا، مٹانا چاہتے ہیں۔ لیکن اللہ کو اور کوئی امر قبول نہیں بجز اس کے کہ وہ اپنے نور کو مکمّل کر کے رہے خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے (الصّفّ 8:61)۔ (32)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝٣٣

النصف

اسی نے اپنے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کتابِ ہدایت یعنی دینِ حق دے کر بھیجا ہے تا کہ یہ تمام ادیان---- خود ساختہ نظامہائے حیات social systems---- پر غالب آجائے خواہ یہ بات مشرکوں پر کتنی ہی گراں گزرے (الصّفّ 9:61، الفتح 28:48)۔ (33)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳۴﴾

اے اہلِ ایمان! اکثر علماء اور مشائخ لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھا جاتے ہیں اور ان کو دین کے راستے سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی یعنی مال و دولت جمع کرتے رہتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں یعنی دین کے نظام کی خاطر صرف میں نہیں لاتے، انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔ (34)

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

ان کا یہ مال، ایک دن جہنّم کی آگ میں تپایا جاتا ہے اور اس سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جاتا ہے کہ یہی ہے ناوہ مال جسے تم اپنے لیے جمع کیا کرتے تھے۔ جو کچھ جمع کیا کرتے تھے، اس کی خاطر آج یہ عذاب چکھو۔ (35)

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

جب سے یہ ارض وسما تخلیق کیے گئے ہیں اللہ کے نزدیک، اس کے قانون کی رو سے، مہینوں کی تعداد بارہ ہے جن میں چار، رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرّم، حُرمت والے مہینے ہیں۔ یہ اٹل فیصلہ ہے۔ ان مہینوں کی حُرمت کو مجروح کرکے اپنی ذات کا نقصان نہ کرلیا کرو۔ تم سب، مجتمع ہوکر مشرکین سے ان کے انجام کی آخری حد تک لڑو جس طرح وہ تم سے تمام کے تمام مل کر آخری حد تک لڑتے ہیں۔ لیکن جان لو کہ اللہ اُن کے ساتھ ہے جو محتاط رہ کر اپنی حفاظت کرتے ہیں اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ (36)

إِنَّمَا النَّسِيٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا
يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ
اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوٓءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ ع 5 8 11
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٧﴾

احترام کے مہینوں کی ترتیب میں تقدیم وتاخیر، اللہ کے قوانین کوتسلیم نہ کرنے والوں کے کفر میں مزید اضافہ کے مترادف ہے۔ کفّار اس سے گمراہی میں پڑ جاتے ہیں۔ وہ سال کے ایک مہینے کوحلال قرار دے لیتے ہیں اور دوسرے سال اس مہینے کوحرام، تاکہ اس طرح انہیں ایسے مہینوں کی گنتی کے مطابق کرلیں جنہیں اللہ نے حرام قرار دے دیا ہے اور جن مہینوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، انہیں حلال قرار دے دیں۔ اسطرح ان کے برے اعمال انہیں اچھے دکھائی دیتے ہیں۔ قومِ کفّار اللہ کے یہاں سے ہدایت نہیں پاسکتی۔ (37)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ
الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي
الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾

اے اہلِ ایمان! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کے دین کی خاطر جنگ کے لیے تندہی سے نکلو تو تم بوجھل اورسُست ہوکر زمین سے چپک جاتے ہو۔ کیاتم آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کو پسند کرنے لگے ہو۔ دنیاوی زندگی کا سازوسامان تو اُخروی زندگی کی منفعتوں کی نسبت بہت تھوڑا اور ناپائیدار ہے (القصص 60:28)۔ (38)

إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾

اگرتم جنگ کے لیے نہ نکلو گے تو دردناک عذاب میں مبتلا کردیے جاؤ گے اورتمہاری جگہ دوسری قوم Replace کردی جائے گی اورتم اللہ کا کچھ نہ بگاڑسکو گے۔ اللہ کا ہر شئے پرکنٹرول ہے۔ (39)

إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اگرتم نظام کے قیام کی خاطر رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی

ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ هُمَا فِی الۡغَارِ اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَکِیۡنَتَهٗ عَلَیۡهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ کَلِمَةَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا السُّفۡلٰی ؕ وَکَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الۡعُلۡیَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۴۰﴾

مدد نہ کروتو کیا ہوا؟ اللہ نے اُس کی نصرت فرمائی جب کفّار نے اسے وطن سے نکال دیا تھا۔ جب وہ دونو غار میں تھے وہ، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں میں سے دوسرا تھا۔ جب رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے رفیق سے فرمایا کہ غم نہ کر۔ یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ نے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سکونِ قلب عطا فرمایا اور بدر کے میدان میں ایک لشکر سے اس کی مدد فرمائی جسے تم دیکھ نہیں سکتے تھے (التّوبۃ 26:9) اور کافروں کے منصوبے پست تر بنادیے اور اللہ کا قانون ہی غالب رہا۔ اللہ صاحبِ غلبہ وصاحبِ حکمت ہے۔ (40)

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ وَاَنۡفُسِکُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۱﴾

(اے اہلِ ایمان!) تم کم ہتھیاروں سے لیس ہو یا بھاری اسلحہ سے، اپنی جانوں اور مال کے ساتھ دین کی خاطر جنگ کے لیے نکلو۔ اگر تم اس حقیقت کو سمجھتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ (41)



لَوۡ کَانَ عَرَضًا قَرِیۡبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوۡكَ وَلٰکِنۡ بَعُدَتۡ عَلَیۡهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَیَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسۡتَطَعۡنَا لَخَرَجۡنَا مَعَکُمۡ ۚ یُهۡلِکُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ ۚ وَاللّٰهُ یَعۡلَمُ اِنَّهُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ﴿۴۲﴾ ع 6/5/12

اے رسول! صلّی اللہ علیہ وسلّم اگر مال جلد حاصل ہونے والا ہوتا یا سفر آسان اور تھوڑا ہوتا تو یہ منافقین، تیرے پیچھے پیچھے ضرور نکلتے لیکن سفر کی دُوری انہیں پُرصعوبت نظر آتی ہے۔ اب تمہاری واپسی پر یہ اللہ کی قسمیں اُٹھا کر کہتے ہیں اگر ہم میں عسکری استطاعت ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ جنگ کے لیے نکلتے۔ ان بہانہ سازیوں کے باعث یہ اپنے آپ کو مستقبل کی تباہی کی طرف لے جارہے ہیں۔ اللہ تو جانتا ہے کہ یہ محض

جھوٹے ہیں۔ (42)

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٤٣

تُو نے ان منافقین کو جنگ سے رخصت کیوں دی تھی۔ ذرا انتظار کرتے یہاں تک کہ تجھ پر واضح ہو جاتا کون اپنے عذر میں سچے ہیں اور جھوٹوں کا بھی علم ہو جاتا۔ بہر حال، اللہ نے آپ سے درگزر فرمایا ہے۔ (43)

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝٤٤

جو لوگ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، وہ تجھ سے اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرتے وقت کبھی رخصت نہیں مانگتے۔ جو لوگ اللہ کے احکام و قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہیں اور ان کو نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے، اللہ کو ان کا علم ہوتا ہے۔ (44)

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝٤٥

تجھ سے رخصت وہی مانگتے ہیں جن کا اللہ کے قوانین اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں اور ان کے دل شک میں پڑے ہُوے ہیں۔ وہ شک کے باعث ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں۔ (45)

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝٤٦

اگر ان کا ارادہ جنگ کے لیے نکلنے کا ہوتا تو یہ ضرور عسکری ساز و سامان سے تیاری کرتے۔ لیکن اللہ کو ان کا جذبۂ محرکہ Motive پسند نہ تھا۔ اس لیے اللہ کے قوانین ان کے ارادوں میں حائل ہو گئے اور وہ رک گئے۔ ان سے کہہ دیا گیا کہ تم بھی گھروں میں بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ (46)

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَا اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

اگر یہ تمہارے ساتھ جنگ کے لیے نکلتے بھی تو یہ تم میں

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٤٧

صرف انتشار کو ہوا دیتے اور تمہارے درمیان فتنہ انگیزی پیدا کرنے کے لیے سرگرمِ عمل ہو جاتے۔ تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں۔ اور اللہ کو ایسے ظالموں---- بھیڑیوں کا علم ہوتا ہے جن سے گلّہ کی نگہبانی کی توقّع وابستہ کی جائے۔ (47)

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝٤٨

یہ منافقین، اس سے پہلے بھی فتنہ انگیزی میں کوشاں رہے ہیں اور تمہارے معاملات میں اُلٹ پلٹ، گڑ بڑ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق ظاہر ہو گیا اور اللہ کا قانون غالب آ گیا اور یہ بات انہیں سخت ناگوار گزری۔ (48)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۗ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۗ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝٤٩

ان منافقین میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے جنگ پر جانے سے Exempt کر دیجیے اور مجھے جنگ کے مصائب و مشکلات میں نہ ڈالیے۔ دیکھو! عذاب میں تو پہلے ہی گھر چکے ہیں اور جہنّم ان کفّار کا احاطہ کیے ہُوے ہے۔ (49)

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝٥٠

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر تجھے کوئی راحت و آسائش ملتی ہے تو انہیں ناگوار محسوس ہوتی ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف یا حادثہ پیش آ جائے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے پہلے ہی اپنے معاملات میں پوری احتیاط کر لی تھی۔ یہ کہہ کر اُدھر کو چل دیتے ہیں اور بڑے خوش ہوتے ہیں۔ (50)

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى

انہیں سمجھا دے کہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچے گی تو صرف

اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝٥١

اللہ کے قانون کے مطابق۔ وہی ہمارا رفیق و دم ساز ہے اور مومنین اللہ کے قوانین پر ہی بھروسا کیا کرتے ہیں۔ (51)

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ڮ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝٥٢

ان سے پوچھ کہ کیا تم ہمارے متعلّق دو حسین منزلوں Destinations میں سے ایک کے منتظر ہو: جنگ میں فتح یا جامِ شہادت۔ اور ہم تمہارے بارے میں اس بات کے منتظر ہیں کہ تمہیں اللہ کی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں (التَّوبۃ 14:9) عذاب پہنچے گا۔ لہٰذا، تم بھی منتظر رہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں۔ (52)

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٥٣

ان پر واضح کر دے کہ چونکہ تم اپنے آپ کو دائرہ دین سے باہر رکھے ہُوئے ہو اس لیے تم ربوبیّتِ عامہ کے لیے اپنا مال، دل کی کشاد سے یا بادلِ نخواستہ دو، وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ (53)

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝٥٤

ان سے نظام کے لیے مالی اعانت صرف اس لیے قبول نہیں کی جائے گی کہ یہ اللہ اور اس کے رسول --- دین کے نظام --- پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور یہ صلٰوۃ کے اجتماعات میں شریک تو ہوتے ہیں مگر جی چراتے اور گراں باری محسوس کرتے ہُوے (النِّساء 142:4، الماعون 5:107) اور یہ ربوبیّتِ عامہ کے لیے اپنا مال دیتے ہیں تو بادلِ نخواستہ۔ (54)

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٥٥

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! ان کا مال و دولت اور ان کے افرادِ خاندان تجھے رشکانا تعجّب یا حیرت میں نہ ڈال دیں۔ انہی چیزوں کے باعث ہی تو اللہ چاہتا ہے کہ انہیں اِسی دنیا کی زندگی میں سزا ملے اور ان کی جان کفر کی حالت میں ہی نکلے (التوبہ 85:9)۔ (55)

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝٥٦

اور یہ اللہ کی قسمیں اٹھا کر کہتے ہیں کہ ہم تمہی میں سے ہیں، حال آنکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ ڈرپوک اور خوف زدہ لوگ ہیں۔ (56)

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝٥٧

اگر انہیں کوئی پناہ گاہ یا غار یا گھسنے کے لیے کوئی مقام مل جائے تو یہ بے قابو ہو کر اس کی طرف بھاگ نکلیں۔ (57)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝٥٨

ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو صدقات کی تقسیم کے ضمن میں آپ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اگر انہیں اس میں سے دے دیا جائے تو راضی ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو بگڑ بیٹھتے ہیں۔ (58)



وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝٥٩ ع 7 17 13

اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر اللہ اور رسول ---- دین کے نظام ---- کی طرف سے جو کچھ انہیں دیا گیا اس پر مطمئن ہو جاتے (الحشر 7:59) اور کہتے کہ ہمیں یہ مال کیا، ہمیں صرف اللہ ہی کافی ہے۔ ہمیں اللہ عنقریب اپنے فضل سے بہت کچھ عطا کر دے گا اور اس کا رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی۔ ہم ارادے کی وسعت کے ساتھ صرف اللہ ہی سے طلب کرتے ہیں۔ (59)

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا
وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

نظام کو ملنے والے صدقات ان کے لیے ہیں:

فقرا اور جن کی earning ان کی ضروریات کی کفالت نہ کرسکے (البقرۃ 2:271، 273، الحشر 7:59)۔

مساکین: جن کا چلتا ہوا کاروبار رُک جائے یا کسی حادثہ کی وجہ سے کش مکشِ حیات میں حصّہ لینے کے قابل نہ رہیں (البقرۃ 177:2، النساء 36:4، بنی اسرآئیل 26:17، الرّوم 38:30، الحشر 7:59، البلد 16:90)۔

عاملین: مملکت کے ملازمین، سٹاف

مؤلَّفة قلوبهم: جن کی تالیفِ قلب مقصود ہو کیوں کہ وہ دین میں داخل ہونا چاہتے ہوں مگر معاشی تنگ دستی کا شکار ہوں۔

فِی الرِّقَاب: غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے (البلد 90: 13)۔

اَلغارِمین: Unduly مقروض لوگوں کے لیے۔

اِبنُ السّبیل: اُن مسافروں کے لیے جن کا زادِ راہ ختم ہو چکا ہو یا جو باہر سے مملکت میں آئیں اور مالی اعانت کے مستحق ہوں (البقرۃ 177:2، النّساء 36:4، بنی اسرآئیل 26:17، الرّوم 38:30، الحشر 7:59)۔

فی سبیل اللّٰہ: اللہ کے دین کے نظام کے اخراجات کے لیے۔

یہ اللہ کی طرف سے جو ہر امر کا علم رکھتا ہے اور ہر حکم کی

غرض و غایت بھی بتاتا ہے، Divine Order
ہے۔ (60)

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾

اور ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اذیّت دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ کانوں کا کچّا ہے۔ انہیں بتادے کہ اگر وہ ہر ایک کی بات کو سن لیتا ہے تو یہ تمہارے سب کے لیے بہتر ہے۔ اس کا ایمان اللہ پر ہے اور وہ مومنین پر اعتماد کرتا ہے۔ اور تم میں سے جو ایمان لائے ہیں، ان کے لیے سراپا رحمت ہے۔ اور جو اس طرح اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اذیّت پہنچاتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (61)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

الثلثة

یہ صرف تم مومنوں کو خوش کرنے کے لیے اللہ کی قسمیں کھاجاتے ہیں حال آں کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ اگر مستقل اقدار پر ایمان رکھتے ہیں تو اللہ کے دین کا نظام اور نظام کا سربراہ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ ان کو راضی کریں، اپنے اعمال کو ان سے ہم آہنگ کرلیں۔ (62)

اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾

کیا ان کو علم نہیں کہ جو شخص دین کے نظام اور نظام کے سربراہ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مزاحمت کرتا ہے تو اُس کے لیے جہنّم کی آگ ہے۔ اس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہ بہت بڑی ذلّت ہے۔ (63)

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ

منافقین، استہزائی انداز میں ڈر کا اظہار کرتے ہیں کہ

قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِءُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا
تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾

کہیں ان مومنین پر ایسی سورۃ نہ نازل ہوجائے جو ہمارے دلوں میں چھپی باتوں کو ان پر ظاہر کردے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں کہہ دے کہ تمہارا وحی پر ایمان نہیں اس لیے ہنسی مذاق کرلو۔ تم جس سے بچنا چاہتے ہو، اللہ اسے ظاہر کرکے رہے گا۔ (64)

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ
أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾

جب تُو ان سے پوچھے کہ یہ کیسی باتیں کرتے ہو؟ تو کہتے ہیں کہ ہم تو یوں ہی ہنسی مذاق کررہے تھے۔ ان سے پوچھ کہ کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مذاق اڑاتے ہو؟ (65)

ع 8 7 14 لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن
طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾

اب عذر تراشیاں نہ کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم نے ایمان کا اِدّعا کرنے کے بعد After professing Ieman کفر اختیار کرلیا ہے۔ دانستہ ایسا کرنے والا ایک گروہ تو مجرمین کا ہے۔ ہم اسے سزا دیں گے۔ دوسرے نے محض انہیں Follow کیا اور نادم ہے۔ ان سے ہم درگزر کریں گے۔ (66)

الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ
بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ
نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٦٧﴾ وقف لازم

منافق مرد اور منافق عورتیں، سب ایک جیسے ہیں۔ قرآنی نظام کے نافذ کردہ احکام وقوانین پر عمل کرنے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور جن سے نظام نے منع کیا ہے، انہیں کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور انفاق سے ہاتھ روکے رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو فراموش کردیا اور اللہ نے ان کی حفاظت کرنا ترک کردیا (الحشر 19:59)۔ یقیناً منافقین، فاسق ---- دائرہ حق، دین کے نظام سے

باہر نکل جانے والے ہیں۔ (67)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿68﴾

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور دین کی اقدار سے انکار کرنے والوں، کُفّار سے اللہ کا وعدہ جہنّم کا ہے۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ان کے اعمال کی کافی سزا ہے۔ اللہ نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے لیے سرفرازیوں اور نعما سے محرومی اور دائمی عذاب Long lasting chastisement ہے۔ (68)

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ
اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ
وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿69﴾

تم منافقین کی حالت بھی ان پہلے لوگوں جیسی ہے جنہیں کثرتِ اولاد اور مال حاصل تھی اور وہ تم سے قوّت طاقت میں زیادہ بڑھ کر تھے۔ انہوں نے زندگی کی نعمتوں کے اپنے حصّے سے فائدہ اٹھایا۔ لٰہذا، تم بھی، جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے نعماءِ زندگی کے اپنے حصّے سے Enjoy کیا، ان چیزوں سے لطف اندوز ہولو۔ اور تم بھی اپنے آپ کو انھی کی طرح بے مقصد و بے حاصل کاموں میں مشغول رکھو۔ ان کے دنیاوی و اُخروی زندگی، دونوں کے اعمال رائگاں گئے اور انہیں اپنی بے مقصد Fruitless جِدّ وجُہد کا دکھ بھی ہوا۔ وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنا نقصان کرلیا۔ (69)

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ
وَّثَمُوْدَ ڏ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ
اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿70﴾

کیا ان تک ان سے پہلے لوگوں، قومِ نوح، قومِ عاد اور ثمود، قومِ ابراہیم، اور اصحابِ مدیَن (قومِ شعیب) اور جن کی بستیوں کو الٹ دیا گیا تھا، کے حالات و کوائف نہیں پہنچے؟ ان کے پاس، ان کے رسول علیہم السّلام واضح احکام و

قوانین لے کر آئے تھے۔ اللہ اُن پر ظلم کرنے والا نہیں تھا۔ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم ڈھاتے تھے۔ (70)

وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ‌ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيۡعُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ‌ ؕ اُولٰۤئِكَ سَيَرۡحَمُهُمُ اللّٰهُ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۝

مومن عورتیں اور مومن مرد، ایک دوسرے کے رفیق و دمساز ہوتے ہیں۔ اللہ کا ضابطۂ قوانین جن باتوں کو صحیح قرار دیتا ہے، ان کا حکم دیتے ہیں اور جن کو صحیح تسلیم نہیں کرتا، ان سے روکتے ہیں اور دین کا نظام قائم کرتے ہیں اور افرادِ معاشرہ کو زکٰوۃ ---- نشوونما کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ خود بھی اللہ اور اس کے رسول ----- دین کے نظام ---- کی اطاعت کرتے ہیں۔ انہیں اللہ، جلد ہی رحمت سے نوازے گا۔ بے شک، اللہ صاحبِ قوّت وصاحبِ حکمت ہے۔ (71)

9 ع 6 15

وَعَدَ اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ‌ ؕ وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكۡبَرُ‌ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝

مومن عورتوں اور مومن مردوں سے اللہ کا جنّت کے ایسے باغات کا وعدہ ہے جن کی سطح کے نیچے پانی رواں دواں موجود ہے اور جو سدا بہار ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ایسے باغات میں، جن میں قیام بھی کیا جا سکے، پسندیدہ، عمدہ اور پرآسائش گھر ہیں اور اس سے بڑھ کر اللہ کی صفات سے ہم آہنگی (التوبہ 100:9)۔ یہی عظیم کامیابی Achievement ہے۔ (72)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الۡكُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَمَاۡوٰهُمۡ جَهَنَّمُ‌ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۝

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! کفّار اور منافقین کے خلاف مصروفِ جہاد رہیے اور ان کا شدّت اور سختی سے مقابلہ کرتے رہیے۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہی ہے اور وہ بڑا برا مقام ہے (التحریم 9:66)۔ (73)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا
بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ
اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا
لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾

اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسی کوئی بات نہیں کی حال آں کہ یہ کفر کی باتیں کرتے رہتے ہیں اور اسلام لانے کے بعد پھر سے کفر اختیار کر چکے ہیں اور جو مقاصد حاصل نہیں کر سکے، ان کی تدبیریں سوچ رہے ہیں۔ انہیں صرف یہ امر بڑا شاق گزرتا ہے کہ اللہ اور رسول --- دین کے نظام --- نے مومنین کو خوشحال کیوں کر دیا ہے۔ اگر یہ اپنے ارادوں سے باز آ جائیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ اور اگر روگردانی کریں گے تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک سزا دے گا اور روئے زمین پر ان کا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔ (74)

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ
وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ اپنے فضل سے ہمیں رزقِ فراواں عطا کرے گا تو ہم دین کے نظام کو ضرور اس سے بھی زیادہ دیں گے جو ہم پر واجب ہوگا اور ہم صالحین میں شامل ہو جائیں گے۔ (75)

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾

اور جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں فراوانی سے رزق عطا کیا تو بخل کرنے لگے اور اپنے وعدے سے پھر گئے اور وہ تھے ہی روگردانی کرنے والے۔ (76)

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا
اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾

چونکہ وہ کِذب بیانی کرتے تھے اور اللہ کے ساتھ کیے گئے وعدوں کی خلاف ورزی بھی کرتے تھے لہٰذا، ان کے طرزِ عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ یومِ مکافاتِ عمل تک منافقت ان کے دلوں میں بیٹھ گئی۔ (77)

أَلَمْ يَعْلَمُوٓا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ
عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾

کیا ان کو علم نہیں کہ اللہ ان کے دلوں میں چھپی باتوں کو اور سرگوشیوں کے انداز میں خفیہ مشوروں تک کو جانتا ہے۔ اور وہ غیب کی سب باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ (78)

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي
الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ
فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

یہ لوگ ہیں جو ان مومنین کی عیب چینی کرتے ہیں جو دل کی کشاد سے نظام کو صدقات دیتے ہیں اور جن کے پاس مال نہیں ہوتا وہ صرف اپنی محنت نظام کو پیش کر دیتے ہیں، یہ ان کا بھی مذاق اڑاتے ہیں۔ اللہ بھی ان کی ہنسی اڑا رہا ہے (البقرة 15:2) اور ان کے لیے عذابِ دردناک ہے۔ (79)

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ ع 10 8 16

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان کے لیے مغفرت طلب کر یا نہ کر، برابر ہے۔ اگر تُو ان کے لیے متعدّد مرتبہ بھی مغفرت طلب کرے، اللہ کے یہاں سے انہیں مغفرت نہیں مل سکے گی کیوں کہ یہ لوگ اللہ اور رسول --- دین کے نظام --- کو تسلیم نہیں کرتے (المنافقون 63 :5، 6)۔ فاسقین --- دائرہ حق سے باہر نکل جانے والے، اللہ کے یہاں سے ہدایت نہیں پا سکتے۔ (80)

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا
اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ
كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾

اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جہاد پر روانگی کے بعد، پیچھے چھوڑ دیے جانے والے، اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے گھروں میں بیٹھ رہنے پر خوش ہیں۔ دین کے نظام کی خاطر اپنی جانوں اور مال سے جہاد کرنا انہیں ناگوار لگتا تھا اور کہتے تھے کہ اس گرمی میں جہاد کے لیے مت نکلو۔ انہیں بتا دے کہ جہنّم کی آگ تو

اس سے بھی بڑھ کر گرم ہے۔ اے کاش! یہ سمجھ لیں۔ (81)

فَلۡيَضۡحَكُوۡا قَلِيۡلًا وَّلۡيَبۡكُوۡا كَثِيۡرًا‌ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝۸۲

تھوڑی سی مدّت کے لیے ہنس لیں خوش ہو لیں اور پھر انہیں زیادہ رونا ہی ہے۔ ان کے اعمال کی ایسی ہی سزا ہے۔ (82)

فَاِنۡ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنۡهُمۡ فَاسۡتَاۡذَنُوۡكَ لِلۡخُرُوۡجِ فَقُلْ لَّنۡ تَخۡرُجُوۡا مَعِىَ اَبَدًا وَّلَنۡ تُقَاتِلُوۡا مَعِىَ عَدُوًّا‌ ؕ اِنَّكُمۡ رَضِيۡتُمۡ بِالۡقُعُوۡدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقۡعُدُوۡا مَعَ الۡخٰلِفِيۡنَ ۝۸۳

اگر جنگ سے واپسی پر کسی دوسرے موقع پر اللہ تجھے ان میں سے کسی گروہ سے ملا دے اور وہ جنگ پر جانے سے رخصت طلب کرے تو تُو انہیں بتا دے کہ تم ہرگز میرے ساتھ نہ نکلو گے اور نہ میری معیّت میں دشمن سے لڑو گے۔ تم نے پہلی مرتبہ بھی گھروں میں بیٹھ رہنا پسند Choose کیا تھا۔ لہٰذا، اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ گھروں میں بیٹھے رہو۔ (83)

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ‌ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ۝۸۴

ان میں سے اگر کوئی مر جائے تو اس کے لیے دعا بھی نہ کرنا، نہ اس کی قبر پر دعا کے لیے کھڑے ہونا۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول --- دین کے نظام --- کو تسلیم نہیں کیا اور نافرمان ہی مر گئے۔ (84)

وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَاَوۡلَادُهُمۡ‌ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۝۸۵

ان کے مال اور افرادِ خاندان کی کثرت پر آپ متعجّب و مرعوب نہ ہوں (التّوبۃ 9:55)۔ ان چیزوں کے باعث ہی تو اللہ چاہتا ہے کہ انہیں اس دنیا کی زندگی میں سزا ملے اور کفر کی حالت میں مرتے وقت ان کا سانس مشکل سے نکلے۔ (85)

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور جب کوئی حکم بذریعہ سورۃ آجاتا ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی معیّت میں جہاد کرو تو ان میں سے جو ذی قوّت Well equiped ہیں، وہ رخصت طلب کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو Exempt مستثنیٰ ہی کردیں کہ ہم بھی مستثنیٰ کیے ہوؤں کے ساتھ گھروں میں بیٹھے رہیں۔ (86)

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾

انہوں نے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہنا ہی پسند کیا اور اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق ان کے دلوں پر مہر لگ گئی۔ لہٰذا، وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت سے محروم ہیں۔ (87)

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾

البتہ، رسول اور ان کے ساتھ جو ایمان لائے، وہ جان و مال سے جہاد میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کے لیے حال اور مستقبل کی سرفرازیاں ہیں اور یہی ہیں کامیاب و کامران۔ (88)

ع 11 9 17
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۠ ﴿۸۹﴾

ان کے لیے اللہ نے جنّت کے سدا بہار باغات تیار کر رکھے ہیں جن کی سطح کے نیچے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ اُن میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ عظیم Achievement ہے۔ (89)

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾

بدّوؤں میں سے بہانہ تراش آئے تاکہ انہیں جنگ پر جانے سے رخصت دے دی جائے اور جنہوں نے اللہ اور رسول--- دین کے نظام --- سے وابستگی کا جھوٹ بولا تھا،

لَيۡسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الۡمَرۡضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيۡنَ
لَا يَجِدُوۡنَ مَا يُنۡفِقُوۡنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ؕ
مَا عَلَى الۡمُحۡسِنِيۡنَ مِنۡ سَبِيۡلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۙ﴿۹۱﴾

گھروں میں بیٹھے رہے۔ ان میں سے دین کے نظام سے انکار کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ (90)

ضعیفوں، مریضوں اور ان لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں جو جنگ پر جانے کے لیے کچھ بھی پیش نہیں کر سکتے (الفتح 17:48) جبکہ وہ اللہ اور رسول ---- دین کے نظام ---- کے خیر خواہ اور مخلص ہیں اور پیچھے رہ جانے والے محسنین ---- معاشرے کو انتشار سے بچانے والوں اور حسن و توازن پیدا کرنے والوں پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔ اور اللہ، حفاظت اور سامانِ نشوونما عطا فرمانے والا ہے۔ (91)

وَّلَا عَلَى الَّذِيۡنَ اِذَا مَاۤ اَتَوۡكَ لِتَحۡمِلَهُمۡ قُلۡتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ
اَحۡمِلُكُمۡ عَلَيۡهِ ۖ تَوَلَّوْا وَّاَعۡيُنُهُمۡ تَفِيۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ
حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوۡا مَا يُنۡفِقُوۡنَ ؕ﴿۹۲﴾

اور نہ ان پر کوئی الزام ہے جو تیرے پاس آئے تاکہ تُو ان کی سواری کا انتظام کر دے۔ تو نے وضاحت کی کہ میں ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کروں۔ وہ لوٹ گئے اور حُزن سے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے کہ ان کے پاس اللہ کے Cause کے لیے پیش کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں۔ (92)

اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَسۡتَاۡذِنُوۡنَكَ وَهُمۡ اَغۡنِيَآءُ ۚ
رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَـوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۳﴾

الزام تو اُن پر ہے جو جنگ پر جانے سے رخصت مانگتے ہیں اور ہیں صاحبِ استطاعت۔ انہیں صرف یہ پسند ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والے بزدلوں کے ساتھ رہیں۔ اللہ کے قانونِ مکافات نے ان کے دلوں کو Seal کر دیا اور وہ سوچ سمجھ نہیں سکتے۔ (93)